REGISTERED

L. No. 89

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۳ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی | ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۹ء | جلد ۳۷

خاص نورافشاں کے پڑھنیوالوں کیلئے

اِنعام! اِنعام!!

جو نورافشاں کا خریدار ایک نئے خریدار کا نام معہ ایک سال کی قیمت واسطے ۱۹۱۰ء کے بھیجے اسکو ذیل کی ۸ کتابوں میں سے ایک کتاب بطور انعام کے ملیگی +

موازنہ مذہب - رومن اُردو +

گنجینہ اسلام - رومن اُردو +

سمپردائے - فارسی اُردو +

ستھیارتھ پرکاش درپن - فارسی اُردو +

یا ہماری فہرستوں میں سے رسالجات ۸ر قیمت تک محصول ڈاک معاف - شرط یہہ ہی کہ قیمت اخبار دسمبر ۱۲ سے پیشتر ہم کو پہنچے +

ای - ایم - وہری ایڈیٹر نورافشاں لودیانہ

سنڈے اسکول کے پرچے

دو قسم کے پرچے لودیانہ بک سٹور سے ملسکتے ہیں

۱ - سبق معہ تشریح -

جو ہر ہفتے کے لئے تیار کی جاتی ہے - قیمت ۲ر فی پرچہ فی سال کے واسطے ۸ کاپی فی سال ایک روپیہ محصول علاوہ - اگر ۸ کاپی سے کم ہو تو بھی ایک روپیہ میں جائیگا +

۲ - تصویردار پرچے -

۲۵ عدد فی سال قیمت ایک روپیہ

بہتر ہے مہینوں کی قسطوں میں وی - پی کو پہلے بھیجے جاوینگے - چاہئے کہ اس کے لئے درخواستیں پادری ای - ایم وہری صاحب ڈی - ڈی لودھیانہ بھیجی جائیں +

سی - ایل - ایس کی کتابوں کے واسطے

پادری ای - ایم - وہری صاحب کو درخواست کی جاوے +

فہرست مفت بھیجی جاتی ہی -

ہم کُتب فروشوں کے ساتھ بندوبست کرنا چاہتے ہیں +

جو صاحبان پانچ روپیہ یا زیادہ کی کتابیں منگوائیں تو اُن کو ۲۵ سے ۳۳ ½ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ کتب فروشوں کو دیا جاویگا +

یہہ کتابیں کرسچن سٹور لودیانہ یا پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں -

مفید کتابیں بڑے دن کے مطالعے کے واسطے

خاندانی فرائض

یہہ کتاب ابھی شایع ہوئی ہے صفحہ ۱۲۰
قیمت ۴ر معہ محصول ڈاک ۵ر یہہ صاحب
خانہ پاسبان اور کارندے کے لئے
تحفہ ہے۔ مجلد سنہری ۱۲ر +

سمیر وائے

اہل ہند کے مختلف ریت ورسوم کی
تشخیص نہایت دلچسپ کتاب صفحہ ۳۰۰
قیمت ۶ر معہ محصول ڈاک ۷ر مجلد ۱۰ر

مسیح کی تعلیم

مسیحی کارندوں کیلئے یہہ کتاب ایک سونے
کی کان ہے ڈاکٹر رابرٹس نے تمام مسیحیوں کو
اس کتاب کے وسیلے سے ممنون فرمایا ہے اردو
رومن حروف میں قیمت اردو ۴ر اور ۲ر اور
۱۲ر محصول ار فی جلد زیادہ +

گنجینہ اسلام رومن اُردو فی
جلد ۸ر معہ محصول ۱۰ر
موازنہ مذاہب اُردو فی جلد
۸ر معہ محصول ۱۰ر
ستھیارتھ پرکاش درپن اُردو
فی جلد ۸ر معہ محصول ۱۰ر

شبد و غزلیں

اردو حروف فی جلد ۹ پائی
ہندی حروف فی جلد ۶ پائی
گورمکھی حروف فی جلد ۶ پائی

ایک آنہ کتابیں

مرزا غلام احمد قادیانی
شادی کی بابت
ازالتہ المرزا قادیانی

یسوع مسیح کون تھا؟
بائبل اور سائینس
اصلاح حفظان صحت
افلاس ہند کے قابل علاج اسباب

قصہ جات دلکش

فوز العظیم باتصویر اردو حروف
قیمت ۲ر مجلد ۶ر
رام پال سنگھ اُردو ۴ر رومن
حروف قیمت ۸ر
ہیرے کی سرگذشت قیمت ۲ر
اور ۶ر
عزت بے مثال قیمت ۵ر اور ۸ر
دولت لازوال قیمت ۵ر اور ۸ر
حالات جاپان باتصویر ۸ر
چندر لیلا اُردو ۴ر اور ۶ر گورمکھی ۲ر

یہہ کتابیں کرسچن سٹور لودیانہ یا پنجاب رلیجیس بک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی۔پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۲۹ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔

قومیّت کا بننا

جس طرح سے کیرکٹر آہستہ آہستہ بنتی ہے اسی طرح سے قومیّت بھی بہت آہستہ آہستہ وجود میں آتی ہے۔ جس قدر ایک شخص کی کیرکٹر بننے کے لئے زمانہ درکار ہے۔ ایک قوم کے موجود ہونے اور مستحکم ہونے کے لئے بہت سا زمانہ درکار ہے کیونکہ یہ کام اوّل کام سے بہت بڑا ہے۔ اگر ایک شخص کی کیرکٹر ۱۰ یا ۲۰ سال میں بنتی ہے۔ تو ایک قوم بننے کے لئے کئی صدیاں درکار ہیں۔ موجودہ انگریزی قوم ایک دن میں نہیں بنی۔ اس کو بنتے بنتے صدیاں گزر چکی ہیں۔

ایک قوم کے بننے کے لئے بہت سے جزو سبب کام میں لائے جاتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے جلد نہیں بلکہ آہستہ آہستہ کام چلتا رہتا ہے۔ کانگرر conqueror کے زمانہ میں انگریزی قوم کا نام و نشان نہ تھا۔ صرف دو گروہ معلوم ہوتے ہیں۔ اور تیسرے کا کہیں ذکر نہیں آتا۔ اول حاکم۔ دوسرے محکوم۔ جو ایک دوسرے سے تمام باتوں میں بالکل مختلف تھے۔ دوسرے لفظوں میں ایک کو مغرور اور دوسرے کو زیر کہیں تو درست تھا۔ اور ان کو قوم بنانے کے لئے قریب اٹھائی صدی لگ گئیں جس کے بعد وہ دونوں ایک قوم کی صورت میں بن گئے اور اب سیکسن اور نارمن کا صرف نام ہی نام رہ گیا ہے۔ پر وہ خود معدوم ہو چکے ہیں۔ اور ان کی ایک مضبوط قوم بن گئی ہے۔ جو دنیا میں نام حاصل کر چکی ہے۔ اور کہہ سکتے ہیں کہ انگلستان میں قوم بننے کا سوال ختم ہو چکا ہے۔ کیونکہ یہ کام اب ختم ہو چکا ہے۔ اور اب ایک قوم موجود ہے۔

مگر ہندوستان میں ابھی یہ کام شروع ہوا ہے اور اس کی مشکلات انگلستان کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ کیونکہ شاید ایک سو سے زیادہ قسم کے گروہ اس ملک میں آباد ہیں۔ اور ذات کا مشکل معاملہ ایک قوم بننے کے کام کو پارہ پارہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ علاوہ ازیں مذاہب ایسے ہیں۔ جو اپنے معتقدوں کو دوسروں سے علیحدہ رہنے پر زور لگاتے ہیں۔ ملک انگلستان میں صرف دو مختلف زبانیں تھیں پر ہندوستان میں ایک سو سے زیادہ زبانیں ہیں۔ ان مندرجہ بالا باتوں سے یہ امر مشکل نظر آتا ہے کہ ہندوستان میں ایک قوم بن جاوے لیکن آج کل نئی تہذیب اور نئی روشنی کے سبب سے اس بات کی کوشش ہو رہی ہے کہ باوجود ان تمام اختلافات کے اس ملک میں ایک متحد قوم بن جاوے۔ اور یہ ایک اچھا کام ہے۔ اور انگریزی زبان جس میں ملک بہت ترقی کر رہا ہے۔ پھیلتی جاتی ہے۔ اور انگریزی خواں لوگ پیدا ہو کر قوم کا عمدہ حصّہ جس کو قوم کا پھول کہہ سکتے ہیں پیدا ہو رہے ہیں۔

ایک دوسرے کے ساتھ خط و کتابت کرنے کا سلسلہ اخباروں کتابوں اور ایڈرسوں اور لیکچروں کے ذریعہ سے جاری ہو رہا ہے۔ جس کے سبب سے ایک بنگالی۔ مرہٹی اور تمیل آپس میں ملکر ملک کی بہتری کے لئے تجاویز نکال سکتے ہیں۔

تواریخوں کا مطالعہ جو اب اس ملک کے تعلیم یافتہ لوگ کر رہے ہیں۔ یہ ایک قوم بننے کا عمدہ وسیلہ ہے۔ نیشنل کانگریس بھی لوگوں کو ملا کر ایک قوم بنانے کی کوشش میں ہے۔ جو اس ترقی کی رفتار میں مدد دے رہی ہے۔

گرچہ مندرجہ بالا باتیں قوم کے بنانے میں امداد دیتی ہیں۔ مگر ذات کی روک جو اس ملک میں خاص مندرا جہ ایک قوم بننے سے بڑی روک ہے اور جہاں ایک طرف یہ کوشش کی جاتی ہے کہ ملک میں ایک قوم ہو ذات کی بندش اس کو حصّوں میں تقسیم کر دے گی اور اتفاق ہونا ناممکن ہی رہیگا اور ایک قوم اس ملک میں کبھی نہ بنیگی۔ پیشتر اس کے کہ اس ملک میں صرف ایک مضبوط قوم بنجاوے ضرور ہے کہ برہمن۔ شودر۔ آریہ۔ چیٹی صاحب پنچم وغیرہ وغیرہ کی تمام تفرقات دور ہوں تب تو ہندوستان کے ۳۰ کروڑ باشندے ایک قوم بنجانے کے لائق ہونگے۔ جو کچھ ملک جاپان میں ہو رہا ہے۔ وہ یہاں اس ملک میں بھی ہو سکتا ہے اور یہ صرف ایک قوم بنکر ہو سکتا ہے۔ خدا کا شکر ہو کہ اس ملک میں اب اس کی طرف تھوڑی توجہ مبذول ہوئی ہے جو تعلیم یافتہ لوگ کر رہے ہیں۔ وہ قوم کے بنانے میں ایک اینٹ لگاتے ہیں کاشکہ اس طرح یہ قوم کی عمارت جلد بنتی جاوے۔ اور آخر کار ہمارے ملک ہندوستان میں سب لوگ ایک قوم میں شمار کئے جائیں اور حقیقی ترقی عروج پکڑے۔

بشرط فرصت ہم دکھلائیں گے کہ موجودہ قوموں سے جو ہمارے ہی ملک میں اب موجود ہیں بجائے فائدے کے نقصان ہو رہا ہے اور اس لئے ایک متحد قوم کی جو سب کو اپنے میں شامل کرکے پورا زور پیدا کر سکے۔ بڑی ضرورت ہے۔

انجمن اہل حدیث پنجاب لاہور کے عام جلسے میں مولوی عبدالعزیز سیکرٹری نے ایک تقریر سنائی جس کے چند فقرے ہم ناظرین نور افشاں کی خاطر یہاں پر درج کرتے ہیں۔ اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء (۱) اس ہندوستان کے

ملک میں اہل کتاب ہونیکی حیثیت سے ایک عیسائی مذہب ہی ایسا مذہب ہے جو اسلام کے مقابلے میں مذہب کہلانیکا مستحق ہے"۔

دوم۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے عیسائی مذہب کی کچھ تو بنا ہے۔ کہ جس شخص کے وہ پیرو ہیں وہ **سچا نبی ہے** اور جو کتاب اس پر نازل ہوئی تھی وہ **آسمانی ہے**"۔

ان ہر دو بیانات پر حاشیہ چڑھانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ یہ صاف اقرار ہے جو ایک محقق قرآن کو پڑھتے ہوئے اپنے دل میں پیدا کر سکتا ہے۔ پر اس کے بعد تعصب مذہبی اور ضد اہل محمدیوں کو اس سچائی سے بہت دور لے جا کر تاریکی کے گوشے میں دھکیل دیتی ہے اور وہ اس حقیقت کو بالکل بھلا کر قرآن کی دو گیر پیچ در پیچ تعلیم کے ایرپھیر میں ایسے مبتلا ہوتے ہیں کہ ان کو مندرجہ بالا سچائیوں سے بالکل انکار کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور ہم کو ان کی ایسی بے کسی اور عاجزی پر افسوس آتا ہے کیونکہ غلط فہمی صاف آشکارا ہے۔ ورنہ ایسا صاف اقرار اور پھر اس کے بعد عملی انکار اور مخالفت کے کیا معنے ہیں۔

برٹش اینڈ فارین سوسائٹی کی ۱۰۵ ویں سالانہ رپورٹ شایع ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۰۸ء میں ۵۹۳۴۷۱۱ بائبلیں اس کی طرف سے شایع ہوئیں۔ یہ شمار ماقبل تمام سالوں سے بہت زیادہ ہے۔ اس سوسائٹی نے جب سے کہ یہ سنہ ۱۸۰۴ء میں جاری ہوئی ہے۔ اب تک ۲۱۵۵۰۰۰۰ جلدیں پاک نوشتوں کی شایع کی ہیں۔ گذرے سال کی ملک چین کی اشاعت سب سے زیادہ رہی جس کی وجہ یہ ہوئی کہ وہاں پر ۲۹۹ کتب فروش کتابوں کے بیچنے کا کام کر رہے تھے۔ جبکہ ہندوستان میں صرف ۱۱۲ ہیں۔

اب بائبل کے تمام حصے ۴۱۸ مختلف زبانوں میں شایع ہو چکے ہیں۔ گذشتہ سال چھ خاص نئی زبانوں میں پاک نوشتے شایع ہوئے جن میں سے دو ایشیائی زبانیں تھیں دو افریقہ کی زبانیں اور دو اوشنیا کی زبانیں ہیں۔

اس رپورٹ میں کتب فروشوں کی بہت دلکش داستانیں درج ہیں جن کو مختلف ملکوں میں سوسائٹی کی شایع شدہ کتابوں کے فروخت کرنے پر انواع اقسام کی تکلیفات اٹھانی پڑی ہیں بعض جگہ سے وہ مارے پیٹے اور بری طرح سے نکالے گئے۔ پر تو بھی کتابیں فروخت کی گئیں۔

ہماری دعا ہے کہ خدا اس سوسائٹی کے تمام کاموں پر اپنی برکت بخشے۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے پاک کلام دور دور ملکوں میں جلد پھیل جاوے۔ تاکہ ہر فرد وہ نجات سے کوئی بے خبر نہ رہے۔

ناظرین کو معلوم ہے کہ دیرسے "وید کی شایستگی" کا مضمون اخبار نور افشاں میں چل رہا ہے اور جو کچھ اس میں لکھا جا چکا اور لکھا جا رہا ہے وہ معہ حوالجات اصل کتابوں کے لکھا جاتا ہے۔ بلکہ خاص عبارت بھی لکھی جاتی ہے۔ تاکہ ناظرین اصل کو دیکھکر حقیقت کو بخوبی پہونچ سکیں اور اس میں خوبی یہ ہے۔ کہ اپنی طرف سے کوئی کم و بیش حاشیہ چڑھایا نہیں جاتا۔ صرف سچائی کو دکھلانا مدنظر رکھا گیا ہے۔ مگر جو راستی کے دشمن ہیں وہ کب اپنی آنکھوں کو کھول کر دیکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ وہ راستی پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ ہمعصر پرکاش لاہور مطبوعہ ۱۲ اکتوبر مختصر و عجیب نوٹ کے عنوان کے متعلق "غریب کی جورو ہر ایک کی بھابی" کا عنوان دیکر ایک نوٹ تحریر کرتا ہے۔ جس میں وہ ذیل کی عبارت لکھتا ہے کہ گویا نہ کے اخبار نور افشاں میں آجکل کوئی صاحب وید کی شایستگی پر مضمون لکھ رہے ہیں یکم اکتوبر کے پرچہ میں جو مضمون درج ہے اس کی پہلی تین سطریں حسب ذیل ہیں۔

"خیر اس لفظ کا ترجمہ کچھ ہی ہو۔ یا گیا۔ بلگیا رشی جو اہل ہنود کے بڑے برہم گیانی رشیوں میں سے ایک نہایت مشہور رشی تھے۔ آپ گائے اور بیل کے گوشت کھانیکا اقرار کرتے ہیں"۔

کیسی اعلیٰ بناوٹ ہے اس فقرے کی۔ لیکن ہمیں اپنے ناظرین کی توجہ خاص اس لفظ کی طرف دلانا مقصود ہے جس کو ہم نے موٹا کر دیا ہے۔ ناظرین کیا آپ سمجھے کہ یہ کس نام کی مٹی پلید کی گئی ہے۔ یاگیا۔ بلگیا۔ یاگولکیہ کے۔

اب تو ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اصل لفظ کیا ہے جب اس لیاقت کے آدمی ویدوں کی شایستگی پر بحث کرنے لگ جائیں تو سوائے اس کے کہ اخبار میں اصحاب کی قسمت پر آنسو بہائے جائیں اور کیا ہو سکتا ہے جب اخباروں میں لکھنے والے ایسے ایسے ہمہ دان موجود ہیں تو اخباری مذاق کے اعلیٰ نہ ہونے میں تعجب کیا ہے"۔

ہمعصر کو از روئے انصاف نفس مضمون میں غلطی پکڑنی چاہئے تھی۔ بات تو جب ہوتی جب وہ ان حوالجات کو جھوٹ ٹھہرائے۔ یہ صرف ایک لفظی بحث کو پکڑنا اور اس پر تمام مضمون کو ہیجان وغیرہ ہلکے ناموں سے نامزد کرنا کوئی عقل کی بات نہیں ہے۔

ماہ حال میں اودیانکلیسیا سے دو لائق نوجوان مسیحی اپنا دنیاوی سفر ختم کر کے اپنے خداوند کے آرام میں داخل ہو گئے جن کا مختصر ذکر کرنا بے محل نہیں ہے۔

اول مسٹر مکا دل جو کئی سال تک مشن اسکول میں بطور استاد ملازم ہو قریب ایک سال کے تپ دق کی بیماری میں مبتلا رہکر آخر کار خداوند کی گود میں چلے گئے بہت مسیحی اور غیر مسیحی ماسٹر صاحب موصوف سے واقف تھے۔ ان کی بے وقت مرگ پر بہت افسوس ہے۔ چونکہ وہ ارفنج ہوآئیر میں سے تھے ان کا نقد اور اسباب اور حقوق سب کے ہوں نے مال خانے میں داخل کرلیا

دوم مسٹر فرزند مسیح پسر گنیڈ لسلام منادی یہ ایک ہونہار نوجوان بڑا دیندار اور مسیحی لڑکا تھا جس کی تعریف سب کی زبان پر ہے۔ چند سال کا عرصہ ہوا کہ اس نے ریل کے محکمہ میں تار کا امتحان دیا اور ریل میں ملازمت اختیار کر لی تھی یہ بڑا نیک نام اور دیندار نوجوان تھا۔ اس کے مرنے کا سب کو بڑا افسوس ہے۔ اس کو بھی عارضہ

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ - ایمان داروں کی جان بچانے کی خاطر اللہ نے مومنوں کو تلوار اٹھانے کا حکم دیا تھا۔

اقول - ایڈیٹر صاحب ناحق کا حاشیہ قرآن کی آیتوں پر چڑھاتے ہیں۔ فی سبیل اللّٰہ تو صاف لکھا ہے۔ اور مومن اور تلوار پکڑنا یہ بھی خوب تعلیم ہے۔ خداوند یسوعؑ نے کیا خوب فرمایا ہے جو تلوار کھینچتا ہے وہ تلوار سے مارا جائے گا۔ اس نے اپنے شاگردوں کو فروتن بننے کی تعلیم دی ہے نہ کہ ان کو تلواریں پکڑائی ہیں۔ برعکس اس کے قرآن کی تعلیم صاف اور کھلے طور سے تلوار پکڑنے کا حکم دیتی ہے۔ تو بس بیچارے عیسائی مشنریوں پر کیوں مفت کا طعن توڑا جاتا ہے۔

قولہ - جب وہ عہد کو توڑ دیتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اس لئے نہ لڑتے تھے کہ ان سے اسلام قبول کرایا جاوے بلکہ اسلئے کہ وہ تعدی اور ظلم سے رک جاویں۔

اقول - جتنے کہ جنگ قریشیوں اور دیگر اقوام سے ہوئے اگر یہ بات ہوتی تو ان میں سے ایک بھی واقعہ نہ ہوتا۔ کون چاہتا ہے کہ ناحق فساد ہو اور کشت و خون ہو۔ لیکن جب کسی کی بادشاہت چھینی ہو تب تو خیال کرنے کا مقام ہے کہ ظالم کون ہے اور مظلوم کون ہے؟ ایڈیٹر صاحب برائے مہربانی ذرا تواریخ سے ایسے حوالجات پیش کرکے دکھلاویں۔ کہ جن میں قرآن کی یہ نصیحت جس کے حوالجات آپ نے اپنے میگزین ۲۴۴ صفحے سے ۲۴۸ صفحے تک وغیرہ وغیرہ نقل کئے ہیں پائے جاتے ہیں اور دکھلاویں کہ ان احکام پر کب اور کس وقت عملدرآمد ہوا تھا۔ پر یونہی باتیں بنا کر اب اتنے برس کے بعد عجیب طرح سے حاشیہ چڑھانا بالکل فضول اور لاحاصل کام ہے۔

قولہ - بدی کرنے والوں کو سزا دینے میں انصاف کی سخت پابندی کی جاتی تھی اور جہاں تک ممکن ہو سکتا تھا نرمی اور معافی کو ترجیح دی جاتی تھی۔

اقول - ایڈیٹر صاحب برائے مہربانی ایسے کوئی واقعات عرب کی تواریخ میں سے نکال کر پیش کریں کہ جن میں یہ طرز اختیار کی گئی تھی اور نرمی اور معافی عمل میں لائی گئی تھی۔ اور کشت و خون بند کیا گیا تھا۔ وہ جنگ کس وقت اور کہاں تھے۔ اور کن شرطوں پر رفع دفع کئے گئے تھے؟ باتوں کو خیالی رنگت چڑھانے سے کوئی ثبوت پیدا نہیں ہوتا۔ ایڈیٹر صاحب کے ثبوت دینے پر ہم فوراً قبول کریں گے۔ کہ فی الحقیقت انصاف اور نرمی اور معافی استعمال میں لائی گئی تھی۔

قولہ - یہ امر کہ اسلامی لڑائیاں اس غرض سے اختیار نہیں کی گئی تھیں کہ اسلام کافروں میں جبراً پھیلایا جاوے۔ مندرجہ ذیل کی آیت میں بھی بخوبی واضح ہوتا ہے۔ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللّٰہ ثم ابلغہ مامنہ ذالک بانھم قوم لا یعلمون (سورۃ توبہ رکوع ۱) ترجمہ۔ اور اگر کوئی مشرکوں میں سے پناہ مانگے۔ تو ان کو پناہ دیوے یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے پھر اس کو اس کی امن کی جگہ پہونچا دے۔ یہ اسلئے ہے کہ وہ بے علم قوم ہے۔

اقول - آیت کا مطلب صاف ہے۔ کہ اگر کلام سن لے تو رعایت کا مستحق ہے ورنہ نہیں کلام سن لینے کا مطلب ہے کہ اسلام کا مطیع ہو جاوے۔ اور اگر مشرک کا مشرک رہے۔ تب تو کسی رعایت کا مستحق نہیں ہے۔ اور بات تو حقیقی یہ ہے کہ کافروں اور مشرکوں کو آزادگی سے دین کے معاملے میں چھوڑا جاوے۔ پر یہ اسلام سے کہاں ہو سکتا تھا تو اس حالت میں اسلام پھیلتا ہی کیونکر؟ یہی تو وجہ اس کی اشاعت کی ہوئی ہے۔ پر اب اس پر تو پردہ ڈالا جاتا ہے۔ پر آیت کا مطلب صاف ہے۔ اور ہمارا اعتراض قائم ہے۔

قولہ - ان کافروں کی بابت جو مسلمانوں کے ساتھ جنگ نہیں کرتے تھے۔ مسلمانوں کو یہ حکم تھا کہ وہ ان سے حسن سلوک کریں۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ لا ینھکم اللّٰہ ان الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللّٰہ یحب المقسطین (سورۃ ممتحنہ رکوع ۲) ترجمہ خدا تم کو منع نہیں کرتا ہے۔ ان لوگوں سے جنہوں نے تم سے لڑائی نہیں کی مذہب کی خاطر اور انہوں نے ان کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا کہ تم ان سے نیکی کرو۔ اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو اللہ تعالیٰ کو انصاف کرنے والے بہت پسند ہیں۔

اقول - لوگوں کو جہاں تک مسلمانوں سے واسطہ تھا وہ جنگ ہی مذہب کی بنا پر ہوتا تھا۔ مسلمان ان کو مذہب کے لئے تو مجبور کرتے تھے۔ نہیں تو اور دوسری جنگ کی صورت ہی کیا تھی۔ یہی تو ایک کافی وجہ تھی اگر کوئی اور وجہ تھی تو ایڈیٹر صاحب بتلاویں۔ پر اس آیت میں صاف لڑائی کی نفی نہیں بلکہ حکم ہے۔ جو صاف دین کے لئے ہے۔ اور اسی پر تو ہمارا اعتراض ہے جن کے ساتھ جنگ کرنا منع ہے ان کا تو کچھ ذکر ہی نہیں۔

باقی آئندہ۔

بنگالہ کے ضلع راجشاہی کے سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر ان جی منیز صاحب نے خودکشی کرلی لیکن اسکی وجہ ابھی کچھ معلوم نہیں ہوئی۔

مُراسِلات

بیّنات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس

بجواب رسالہ

"یسوع ناصری"

وزیر چند کی پانچویں اُلجھن

یسوع ناصری کے مصلوب ہونے کے
بارے میں بعض اختلاف رائے رکھتے
تھے۔ عیسائی مصلوب ہونا مانتے تھے۔
لیکن ناسٹک عیسائی نہیں مانتے تھے۔
اسلئے یسوع مصلوب نہیں ہوا

وزیر چند صاحب لکھتے ہیں کہ پہلی دو صدیوں میں عیسویت کے پیرو کئی فرقوں میں منقسم تھے۔ لیکن وے تمام دو حصّوں میں اکٹھے کئے جا سکتے ہیں۔ ایک فرقہ جس میں کہ ناصری۔ ایبونائٹز اور آرتھوڈاکس شامل تھے۔ دوسرا وہ جس میں کہ باقی تمام فرقے شامل تھے اور ناسٹکز کہلاتے تھے۔ فریق مقدم الذکر کی بابت قیاس کیا جاتا ہے۔ (قیاس کیوں؟ یہ مسلم امر ہے کہ آرتھوڈاکس کلیسیا مصلوب ہونا مانتی تھی) کہ وہ یسوع کے مصلوب ہونے کے قایل تھے۔ مگر فریق مؤخر الذکر جو کہ یسوع کو بطور ایّون کے مانتے تھے اگرچہ قایل مصلوبی تھے۔ لیکن اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ یسوع کسی بعید الفہم حکمت سے مصلوب ہوا تھا جبکہ عیسائی دنیا کے ایک حصّہ میں خاص دلچسپی کی بات یسوع کی انسانی سرشت اور انسانی زندگی تھی۔ عیسائی دنیا کے ایک دوسرے حصّہ میں اس کے وجود کے متعلق خیالات ایسے وہمی ہو گئے تھے کہ اُس کی انسانیت درجہ صفر تک پہنچ گئی تھی۔ مختلف ناسٹک فرقے عموماً اس بارہ میں متفق تھے۔ کہ یسوع ایک ایّون تھا۔ وہ انسانوں کی روح کا نجات دہندہ تھا۔ وہ اُن کی انسانی فطرت سے ذرہ بھی تعلق نہیں رکھتا تھا" (ص ۸) اور اس لئے سچ مچ انسان نہیں تھا!!

مسیحی کلیسیا میں بدعتیوں کا برپا ہونا بُری بات تو تھی۔ مگر اُس سے فایدہ بھی برآمد کیا گیا۔ جو بدعتیوں کے حق میں مفید نہ تھا۔ یہ وہی بات ہے جیسے ملکی انتظاموں میں بعض اوقات بغاوت اور بلوایاں خود غرضی یا حق کی خاطر ہونے لگتی ہیں۔ مگر اُن سے ملکی انتظام کی عدم ہستی نتیج نہیں کی جا سکتی۔ مسیحی کلیسیا کو بھی خود پسند اور ضدّی نومریدوں سے دقتیں پیش آئی تھیں جو اکثر یہودیوں میں سے تھے۔ اور موسیٰ کی شریعت یا مشرقی فلسفہ کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے اور عیسائی ہونا بھی چاہتے تھے۔ اور اس سبب سے بعض تعلیمات اور دستوروں کی بابت زبانی دنگے اور جھگڑے ہونے لگے تھے۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد بہتیری زیادتیاں ٹھنڈی پڑ گئیں اور وہ بعض انجام کو پہنچ گئیں اور بعد میں اب تک لگا ہے نئے نئے خیال اُٹھتے ہیں اور پانی کے بلبلے کی طرح جاتے رہتے ہیں۔ مگر خدا کا کلام بدستور قایم رہتا ہے۔ جیسا پہلی دو صدیوں میں بدعتوں کے جاری ہونے سے یہ فایدہ ہوا کہ عیسویت کے ثبوت اور فایدے بڑی وسعت کے ساتھ دنیا میں مشتہر کئے گئے تھے اور بدعتیوں کے خیالات کے سبب سے مسیحی ایمان کی صفائی سے توضیح کرنے کا موقعہ پیدا ہوا تھا۔ ویسا ہی نظارہ اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں آشکار ہوا ہے کہ بآور۔ رینن۔ سٹراس ہیوم۔ بشپ کلینزو۔ وغیرہ یورپ اور افریقہ میں اور اُن کی تقلید میں بابو کیشب چندر سین۔ سید احمد خاں۔ اور پنڈت دیانند اور اس کے چیلے ہندوستان میں برپا ہوئے ہیں۔ بعضوں نے مثل پنڈت دیانندجی کے اندھی مخالفت دکھلائی اور بعضوں نے مثل کیشب چندر بابو کے کچھ نہ کچھ اتحاد یوں کے ساتھ عیسویت سے اختلاف رائے مشتہر کی۔ انیسویں صدی کی اس مخالف کارروائی سے یہ گمان جائز نہیں ہو سکتا کہ اٹھارھویں صدی سے پہلے بھی دین ہستی میں نہیں تھا۔ اور بلکہ اُس کا کچھ پتہ نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ اگر ایسا ہو سکتا تو یہ اختلاف رائے ظہور میں نہ آتی!! وزیر چند صاحب کی منطق بالکل لچر ہے۔ دیکھئے اس ہلچل کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ مسیحی عالموں نے بڑی مضبوطی کے ساتھ اس بے جا اور خیالی مخالفت کے مقابلہ میں میدان روکا اور پُرانی اور نئی تحقیقاتوں سے عیسویت کے ثبوت اور فایدے کثرت سے مشتہر کئے ہیں۔ اور وہ اختلاف رائے جو لوگ اپنے خیالوں کی رو سے حقیقتوں کے برخلاف ظاہر کرتے رہے ہیں موقوف ہو جاتی ہے مگر پھر کہیں کوئی جلے دل کا آدمی دین عیسوی کو ترقی دیکھ کر ہائے وائے کرنے لگتا ہے۔

وزیر چند صاحب نے جس طرح اور باتوں میں اپنے محققوں کے محض خیالات کی رو سے یسوع ناصری کے واقعات کا زور ٹالنے کی بے فائیدہ کوشش کی اب حسب عادت اس امر میں بدعتیوں کے محض خیالی۔ بلکہ ان کے اپنے بنائے ہوئے اعتقادوں سے کام چلایا ہے۔ آپ اچھی طرح معلوم کر سکتے تھے کہ ناسٹک لوگوں نے اپنی تھیوریز کی آراستگی کے لئے واقعات کو موڑ

توڑ کیا تھا۔ مگر اتنی دورانیشی تو آپ کی عادت کے خلاف ہوتی۔

آپ اسبات کے اقبالی ہیں (ریسٹر لنگ کے قول کی بناپر) کہ ناسٹک عیسائیوں کے خاص مسائل اُن کے زمانہ سے صدیوں پیشتر ایشیا کوچک کے کئی شہروں میں مانے جاتے تھے (ص ۱) اس میں آپ نے صرف اتنی فاش غلطی کی ہے کہ اُن کو ناسٹک عیسائیوں کے مسائل کہا۔ یسوع مسیح سے پیشتر عیسائی نہیں تھے۔ لہذا صدیوں پیشتر کے مسائل ناسٹک عیسائیوں کے مسائل نہیں کہے جاسکتے۔ وہ لوگ صرف ناسٹک تھے۔ وہ نوسٹس یا مشرقی فلسفہ یعنے سچے خدا کا گیان۔ مصر میں مسیح سے قریباً دو سو برس پہلے جاری ہوئی (اور۔ اور علاقو) میں بھی پھیل گئی تھی۔ وہ فلسفہ ناسٹک عیسائیوں کی فلسفہ نہیں تھی۔ بلکہ صرف اُن لوگوں کی تھی جو ہنوز عیسائی نہیں ہوئے تھے۔ البتہ عیسائی ہوجانے کے بعد یعنی دوسری صدی عیسوی میں اُنہوں نے یسوع کا نام بھی اس فلسفہ میں گوندھ لیا تھا جس کی کیفیت میں اب سناتا ہوں۔

اس فلسفہ کے بانی یا بانیوں کا خیال (یہود دیوں کی کتھا بھی اسی کی شلخ اور اسی فلسفہ میں شامل تھی) یہ تھا کہ دنیا میں بُرائی بہت ہے۔ اور جس بات کو عقل روکتی ہے لوگ فطرۃً اسی کی طرف چلائے جاتے ہیں۔ لیکن وہ انسانی عقل جس میں سے باقی سب روحیں نکلی تھیں۔ بے شک بُرائی سے بری ہے۔ اور بے حد نیک اور مہربان ہے اسلئے برائیوں کا چشمہ جن سے دنیا بھری ہے ضرور خدا سے باہر یا غیر ہے۔ لیکن سوائے وہ کے اور کوئی چیز اس کے باہر نہیں ہے۔ اور اسلئے مادہ ہی تمام برائی اور گناہ کا آغاز اور چشمہ ہے۔ باقی آئندہ

ویدک شائستگی

۲۱ - پینا۔

ویدک زمانے میں مشہور پینے کی چیز سوم رس تھا۔ ویدک سوم ژند اوستا میں ہاومہ ہے۔ اہل ہنود اور اہل فارس دونوں کے اجداد جب اکٹھے ایک ہی قوم بنے ہوئے تھے تو اس نشے کو پینے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ سوم یا ہاومہ پہلے پہل نشی ہوا کرتا تھا بعد ایک مدت کے زرتشت نام ایک بزرگ نے غیر نشی مادہ استعمال کرنے کی ہدایت کی جس پر بڑا فساد ہوا۔ قوم میں پھوٹ پڑی اور بہت جنگ وجدل کے بعد ایک فریق کو اپنا آبائی وطن چھوڑ اس دیس میں آکر آباد ہونا پڑا یہی فریق ہمارے باپ دادے ہیں۔ (اس مضمون کا زیادہ بیان دیکھو مصنف رسالہ رشیوں کا آبائی وطن)

رگوید میں ایسا کوئی ہی سوکتہ ہوگا جس میں سوم رس پینے کے لئے دیوتاؤں کو دعوت نہ کی گئی ہو۔ ویدک رشی آپ سوم پیتے تھے۔ اور اپنے دیوتاؤں کو بھی چڑھاتے تھے۔ وہ سوم کی اسقدر قدر کرتے تھے کہ آخر سوم بھی ایک دیوتا گردانا گیا۔ چنانچہ رگوید کے نویں منڈل کے کل سوکتوں کا دیوتا بہتا ہوا سوم رس ہے۔

رگوید کے نویں منڈل کے چھیاسٹویں سوکتہ کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں کس طور پر سوم رس تیار کرتے تھے۔ سوم ایک قسم کی پہاڑی بیل کا نام تھا۔ اُس کے پتے ٹیڑھے ٹیڑھے ہوتے تھے (رچہ ۲۸) سوم کی بیل پتھر سے پیسی جاتی تھی (رچہ ۷) عورتیں انگلیوں سے اُسے ملتی تھیں۔ اور ملتے وقت گیت گاتی تھیں۔

سات عورتوں نے انگلیوں سے تجھے ملتے ملتے ہم آوازی سے تیری بابت گیت گائے (رچہ ۸)۔

ملے ہوئے گودے کو پانی کے ساتھ ملا کر گھوڑے کے چرچیز کی پشم کی چھلنی رکھکر انگلیوں کی حرکت سے سوم رس چھانتی تھیں۔ اُس وقت ٹپکنے کی عمدہ آواز ہوتی تھی۔ (رچہ ۹۔۱۱) اُسے نیک اعمال طاقت ور سوم جب تو ٹپکتا ہے تو تیری دھاریں ایسے طور پہنچتی ہیں جس طرح گھوڑے غذا لانے کو دوڑتے ہیں (رچہ ۱۰) چھانا ہوا رس دودھ یا دہی وغیرہ کے ساتھ ملایا جاتا تھا۔ (رچہ ۱۳) چھنتے وقت سوم رس سفید رنگ کا ہوتا تھا (رچہ ۲۴) کہیں کہیں اُسے زرد اہرا یا زرد رنگ بھی بتلایا گیا ہے۔

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں میں جس طرح لوگ بھنگ کو تیار کرکے پیتے ہیں اسی طرح سوم رس بنا کر پیتے تھے۔

گوشت کھانے کے بیان کے ساتھ کئی مرتبہ سوم رس پینے کا بیان بھی ہوچکا جس سے معلوم ہوگا کہ سوم رس مست کرنے والی چیز تھی۔ جس طرح یہودی وغیرہ قدیم قومیں چمڑے کی مشک یا مشکیزہ میں مے وغیرہ رکھتی تھیں۔ اسی طرح ویدک زمانے میں ہمارے اجداد چمڑے کے برتن میں سوم رس دہی وغیرہ رکھتے تھے۔ (ر ۱۹:۶: ۴۷: ۲۹: ۶:۲۸: ۱۸) ۱۰: ۱۹۱: ۱۵ میں گھی رکھنے کے برتن کا نام سرک اور سوم رس رکھکر پینے کے برتن کا نام چمو کہا گیا۔ سوم کی فوقیت بڑھانے کے لئے کئی قصے ایجاد کئے گئے۔ (ر ۱۱: ۸۰: ۲ و ۳: ۴۳: ۷ و ۴: ۲۶: ۷ و ۴: ۲۷: ۴ و ۹: ۴۸: ۳ و ۴: ۹: ۷۷: ۲ کے مطابق سوم رس آسمان پر تھا۔ جسے اندر دیوتا کے لئے ایک شئن پکھشی بینے باز لے آئی ہے۔ اس قصے پا ایتریہ براہمن میں یوں رنگ چڑھایا کہ سوم گندھرب لوگوں میں تھا۔ گندھرب عورتوں کے بہت مشتاق ہوتے ہیں۔ سو دیوتاؤں نے واگدیوی (یعنی زبان کی دیوی) کو ننگی کر گندھربوں میں بھیجدیا وہ اُن کے بیچ میں سے سوم کو لے آئی۔

باقی آئندہ

سیالکوٹ کنونشن

المرقوم پادری جے۔ اے مکانلی صاحب گوجرہ

کسی نے ذکر کیا کہ ایک واعظ نے اپنے وعظ میں یوں بیان کیا کہ ہمارے کام کا مرکز نہ لاہور نہ راولپنڈی۔ اور نہ پنجاب کے کسی اور بڑے شہر میں ہے بلکہ اُس بڑے تنبو میں ہے۔ یہ بڑا تنبو جس کی طرف اُس نے اشارہ کیا کنونشن کا بڑا تنبو ہے جس میں بڑی میٹنگ ہوتی رہی ہے جس میں ہر روز دس دن کے واسطے ۲۲ ستمبر سے یکم اکتوبر تک سینکڑوں لوگ فراہم ہوتے رہتے ہیں۔ چھ سال ہوئے جبکہ ہمارے کئی ایک سرگرم۔ ہندوستانی اور ولایتی کام کرنے والوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ یہ خدا کا عین وقت ہے کہ کل پنجاب اور شمالی ہندوستان کے لئے ایک عام کنونشن کا بندوبست کیا جائے۔ ایسی کنونشن جیسی کہ امریکہ کے واسطے نارتھ فیلڈ اور انگلستان کے واسطے کیزک ہے۔ چنانچہ ایک بلاہٹ بھیجی گئی اور سنہ ۱۹۰۴ء کے آخر میں پہلی سیالکوٹ کنونشن منعقد ہوئی۔ اُس وقت سے سال بسال یہ کنونشن ہوتی چلی آئی ہے اور اس کے ذریعے سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں نے اپنے خدا کی نزدیکی کو حاصل کیا۔ اور پنجاب کی تمام کلیسیائیں روحانی زندگی کی اعلےٰ منزلت تک پہونچائی گئی ہیں۔

سنہ ۱۹۰۹ء کی کنونشن جو اب ختم ہوئی ہے تعداد کے لحاظ سے گزشتہ سالوں کی کنونشنوں سے یہ بڑی کنونشن ہے۔ ۲۶ ستمبر بروز سبت صبح کی عبادت میں حاضرین کی تعداد ۲۳۱۵ تھی۔ اور یہ اندازاً نہیں بلکہ گنی گئی۔ گو کل وقت حاضرین کی تعداد کو جانتے کے لئے کوئی خاص رجسٹر نہیں تھا تو بھی ہم اندازاً کہہ سکتے ہیں کہ کم از کم دو ہزار شخص تھے۔ اور یہ پنجاب کے ہر ایک حصے راجپوتانہ ہندوستان کے شمالی اور متوسطی اضلاع سے آئے ہوئے تھے۔ اور پنجاب کی ہر ایک مشن سے لوگ موجود تھے۔

بڑے تنبو کے درمیان پلیٹ کے اوپر یہ موٹو تھا۔ کہ مسیح یسوع میں سب ایک ہی ہیں۔ یہ صرف لکھا ہوا ہی نہ تھا بلکہ عملی طور پر دیکھنے میں بھی آ رہا تھا۔ کیونکہ ہم نے دیکھا کہ مختلف کلیسیاؤں اور سوسائٹیوں کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بڑے میل ملاپ۔ اور یگانگت کے ساتھ رہتے تھے۔ ایک بزرگ کی بابت ذکر ہے۔ اس سے جو پہلے کسی کنونشن میں نہیں گیا تھا۔ قریب آدھی کنونشن ختم ہو چکی تھی جب وہ آیا اور بیرک ٹنٹ میں رہنے کے واسطے بھیجا گیا۔ پہلے وہ کسی کونے میں اپنا بستر بچھانے لگا لیکن اُنہوں نے جو کمرے میں رہتے تھے۔ اس کو بزرگ سمجھ کر سب سے اچھی جگہ اُس کو رہنے کے لئے دی۔ اس سلوک سے اس کے دل پر ایسا اثر ہوا۔ وہ بزرگ بول اُٹھا کہ درحقیقت یہاں پر خدا کا روح کام کر رہا ہے۔

اتنے بڑے مجمع کا بندوبست کرنا کوئی آسان بات نہ تھی۔ اس لئے مختلف انتظامیہ کمیٹیاں۔ مثلاً استقبالیہ تنبوؤں۔ چارپائیوں۔ مستورات کی رہائش۔ ڈسپنسری وصفائی۔ کھانے پینے بازار اور باورچی خانہ کی مقرر ہوئیں جنہوں نے بڑی دیانتداری اور وفاداری کے ساتھ اپنا اپنا کام کیا۔ ان کے اچھے انتظام کے سبب سے کنونشن میں کوئی خلل واقعہ نہیں ہوا۔ کئی ایک علاقہ داروں اور پارٹیوں نے اپنا انتظام آپ ہی کیا جو کہ تعداد میں قریباً پندرہ تھے۔ اس کے علاوہ بیرک ٹنٹ بھی بھرا ہوا تھا اور بڑے تنبو میں بھی بہت لوگ ہر رات سوتے تھے۔ کرسچن ٹریننگ کے کمرے اور صحن خاص ہندوستانی عورتوں اور لڑکیوں کے واسطے مخصوص تھا۔ اور علاوہ ازیں دو بنگلے جن میں سے ایک اسکاچ اور دوسرا یو پی مشن کا تھا جو ولایتی اور کئی ایک ہندوستانی صاحبان سے پُر تھے۔ اس سال کی کنونشن کے بندوبست میں ایک خاص بات بازار اور باورچی خانہ تھا۔ احاطہ کے ایک کونے میں آٹا۔ دال۔ چاول گھی دودھ اور لکڑی وغیرہ بیچنے کا انتظام تھا اور وہیں پکا ہوا کھانا یعنی دال روٹی گوشت۔ پلاؤ کا خاصہ انتظام تھا۔

اور صبح کے وقت چائے دوپہر اور شام کو کھانا دیا جاتا تھا۔ اور دو آنہ روز سے آدمی بخوبی سیر ہو سکتا تھا۔ گزشتہ کنونشنوں میں دوکان داروں کو اجازت دیجاتی تھی کہ وہ اپنی دوکانیں لگائیں لیکن اُن کی قیمت زیادہ اور چیز ناقص ہوتی تھی۔ سو اس سال یہ انتظام ہوا کہ بازار اور باورچی خانہ کمیٹی کے زیر نگرانی ہو۔ گو یہ انتظام آزمائشی طور کیا گیا تھا تو بھی اس میں ایسی کامیابی ہوئی ہے کہ آئندہ کو یہ برابر رہیگا۔

پروگرام جیسا کہ تیار کیا گیا تھا۔ سوائے ایک تھوڑی سی تبدیلی کے ویسا ہی رہا۔ اس کے بعض مضامین یہ ہیں۔ گناہ اور توبہ۔ ایمان۔ تصدیق۔ روح میں زندگی مسیح کی میراث اس کے لوگوں میں۔ مقدس لوگ بننا۔ روح القدس اور مسیح کا بادشاہ بننا اور نیز دو خاص مضمون یعنی سلف سپورٹ کلیسیا اور کلیسیا کا بشارت دینے کا فرض۔ مختلف میٹنگیں جن میں گزشتہ کنونشنوں میں صرف لکچر ہی دیئے جاتے تھے امسال بائبل سٹڈی کے واسطے خاص کی گئیں۔ ان میں اکثر لوگوں نے دلچسپی کا بڑا اظہار کیا۔ کمیٹی کے ایک شخص نے لوگوں کی دلچسپی کو معلوم کرنے کے لئے عین اسی موقعہ پر جبکہ یہ میٹنگیں ہو رہی تھیں۔ ادھر اودھر پھر کر دیکھا کہ سوائے بارہ اشخاص کے باقی سب میٹنگوں میں حاضر تھے۔ اور یہ حال اول سے آخر تک ایسا ہی رہا۔ معلوم ہوتا تھا کہ لوگ خدا کے کلام کے بہت بھوکے تھے۔ خدا آیا اور ان کا کلام بڑی قوت کے ساتھ تھا۔ سارے واعظ جو





تھے۔ لیکن لوگوں نے اُن کی طرف چنداں خیال نہیں کیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ خدا آپ ہی کلام کرنا چاہتا تھا۔ اور کیا بھی۔

ہمارے سب سے معتبر اور مذہبی لیڈروں میں سے ایک نے جب اُس سے پوچھا گیا کہ اس کنونشن کے بارے میں آپکا کیا خیال ہے۔ تو یہ جواب دیا کہ اگر مجھ سے اس کنونشن کی بابت پوچھا جاتا ہے تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ گذشتہ تین کنونشنوں کی بہ نسبت یہ کنونشن سب سے اچھی ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ روح نے گہرے طور سے خوشی کے ساتھ اور بھی بڑی تاثیر کے ساتھ بہتوں کے دلوں میں کام کیا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنے آپ کو مخصوص کیا ہے کہ جہاں روح ان کو لے جائیگی وہیں وہ اس کی خدمت بجالائینگے۔ گناہوں کی نسبت قائلیت تھی۔ نہ خاص ان ہی گناہوں کی نسبت جو جسم کے ساتھ نزدیکی رشتہ رکھتے بلکہ جو ان سے زیادہ گہرے اور بڑے بھی۔ مثلاً مغروری۔ حسد۔ ایمان کی کمی اور بے محبتی۔ دو پریر روم جو کہ مردوں اور عورتوں کے واسطے تھے کبھی خالی نہیں رہتے تھے۔ اور انہیں کمروں میں بہت سی جانیں تبدیل ہوئیں۔ اور گناہ اور شیطان کی حکومت سے آزاد ہوئیں۔ اور خداوند مسیح کے تحت میں ہوئیں۔ ایک پاسبان کی بیوی بڑی افواہ کے پھیلانے کے گناہ کے بارے میں بڑے گہرے طور سے قائل ہو گئی اور وہ بوجھ جو اس کے دل پر پڑا نہ صرف یہ تھا کہ وہ آپ برکت سے خالی رہی بلکہ ان دس جلسوں کی مانند اس نے اوروں کو برکت سے روکا۔ ہمارے دو لائق شخص تھے۔ جو آپس میں قریب دشمنی رکھتے تھے۔ خدا کی قائل کرنے والی روح نے ان دونوں کو پکڑا۔ ایک دن جب چند ایک شخص دعا کر رہے تھے ایک شخص نے دوسرے کو ایک درخت کی طرف اشارہ کیا۔ اور کیا دیکھا کہ وہ دونوں شخص ملکر دعا مانگ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے اپنے گناہ کا اقرار ایک دوسرے کے ساتھ کیا۔ اور اپنے ایک دوسرے پر خفا کی رہنے اور بے محبتی کا بھی اقرار کیا اور اب وہ ملکر اُس کے سامنے اپنی دعا میں اپنے دونوں کو شامل ہوتے تھے۔ جس نے اُن کو کہا کہ میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے کو پیار کرو۔ اور بہت سی ایسی باتوں کا ذکر کیا جاسکتا ہے لیکن بسبب طوالت کے نہیں کیا جاتا۔

ایک دن کمیٹی کے ایک ممبر نے کہا کہ آج مجھ پر خدا نے پاک روح کی شخصیت کے بھید کو عجیب طرح سے کھولا ہے میں نے معلوم کیا کہ وہ حقیقی ایک زندہ شخص ہے اور میں اس بات سے بہت ہی قائل ہو گیا ہوں۔" اس بات نے نہ صرف اس شخص کے دل پر ہی بڑا اثر کیا۔ بلکہ ہم سبھوں پر بھی جنہوں نے اس کی بات کو سنا بڑا اثر ہوا۔ ایک عجیب بات یہ ہے کہ جس کے پیغام کے وسیلے سے روح کی شخصیت کا اظہار کیا گیا وہ ہمارے سب سے فروتن اور خاکسار خادم الدینوں میں سے ایک ہے۔ یہ خدا کے فضل کا ایک عجیب انتظام ہے۔ کہ اس غریب بھائی کے ذریعے سے اس مشنری پر یہ بھاری بھید کھولا گیا۔

شاید یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کسی دوسری کنونشنوں کی نسبت اس کنونشن کے لئے زیادہ دعا کی گئی۔ لیکن یہ بالکل سچ ہے کہ بہت دعا کی گئی۔ نہ صرف اس ہی ملک میں۔ بلکہ انگلستان امریکہ اور دیگر ملکوں میں بہت سارے لوگوں نے خدا کے تخت کے سامنے اس کنونشن کو یاد کیا اور کنونشن کے دنوں میں بھی شاید کوئی وقت نہیں ہوگا۔ جب کہ کنونشن کی کسی نہ کسی جگہ میں دعا نہ کی جاتی ہو۔

ایک دن رات کے وقت جنرل کمیٹی دعا کے واسطے خاص طور پر فراہم ہوئی۔ چیرمین صاحب نے کہا کہ جن باتوں کے واسطے ہم نے دعا کی ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں کہ جس کا خدا نے پورے طور پر جواب نہ دیا ہو۔ لیکن ایک بات کا ذکر کیا جس کے واسطے کمیٹی نے دعا نہیں کی یعنی روح کی معموری کا کل کنونشن پر نازل ہونا۔ تب کمیٹی اسی وقت دعا میں لگ گئی اور خاص طور پر خدا کے سامنے اس بھاری برکت کے لئے دعا کی گئی۔

کیا یہ دعا سنی گئی؟ کیا یہ برکت آئی؟ ہم خیال کرتے ہیں کہ وہ آئی نہ بڑے طوفان بھونچال اور آگ میں بلکہ ایک دھیمی آواز میں۔ کنونشن کے آخری دنوں میں اور خاص کر آخری دن معلوم ہوتا جاتا تھا کہ ایک عجیب محبت کا اظہار لوگوں کے اوپر ہوا ہے۔ ساری شکایتیں۔ نکتہ چینیاں اور ناجائز شور بند کیا گیا۔ اور سب کے اوپر معلوم ہوتا تھا کہ یگانگت اور محبت کی روح سایہ کئے ہوئے ہے۔ اور یہ کیا تھا سوائے اُس کے آنے کے جس کا پہلا پھل محبت ہے اور جو خود محبت کا روح تھی۔

کسی نے کہا کہ اب کنونشن ختم ہو گئی۔ دوسرے نے جواب میں کہا نہیں اگر کچھ ہوا تو اصل میں اب کنونشن کا شروع ہے۔ یہ سچ ہے کہ اب وہ ندیاں جو اسوقت شروع ہوئیں اب بہت ساری جانوں کے ذریعے سے ادھر اودھر ہو رہی ہیں۔ اور ضرور خدا کی بادشاہت پنجاب میں ان دس دنوں کے سبب جو سیالکوٹ میں گذرے اپنے فتح والے دن کے زیادہ نزدیک ہو گئی۔

پشاور کا عجیب اور نئے نمونے کا حادثہ

مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۹ء میں چھ نوٹ دس دس روپیہ کل جمع ۶۰ روپیہ جن کے نمبر ذیل میں درج ہیں بوقت ساڑھے دس بجے صحیح و سلامت تھے مگر تین بجے صندوقچی میں سے نکالنے پر جلے ہوئے راکھ پائے۔

جس کا سبب یہ معلوم ہوا کہ چند روز سے مسٹر جے۔ اے۔ فلپ ہیڈ ٹکٹ کلکٹر ریلوے سٹیشن پشاور کنٹونمنٹ میں ملازم ہے۔ اس کے مکان پر جو دبگری دروازہ پر واقعہ ہے ایک متلاشی دین نام غلام مشتاد جس کا گندمی رنگ قد ساڑھے پانچ فٹ۔ دانت نیچے کے آدھے کالے۔ چہرہ کچھ لمبا۔ داڑھی گھسی۔ گال پچکے ہوئے۔ سر گنجا پوشاک پٹھانی ہے۔ اس شخص نے ان سے واقفیت پیدا کی اور درخواست کی کہ مجھ کو بائبل کی باتیں سنایا کرو کیونکہ میں بائبل کا بڑا شائق ہوں۔ جس کو انہوں نے ایک مسیحی فرض سمجھ کر خوشی سے قبول کیا۔ اب چونکہ وہ ایک متلاشی کے ڈھنگ سے مباحثہ کے واسطے بوقت دو بجے ان کے مکان پر آیا کرتا تھا اور وہ بھی بڑی خوشی سے اپنے دنیاوی کام کا باقی وقت اُس کی تعلیم کے لئے صرف کرتے رہے۔ ایک دن کا ذکر ہے۔ اس نے باتوں باتوں میں یہ سوال پیش کیا کہ ریلوے والوں کو کب تنخواہ ملتی ہے۔ اس پر اس کو جواب دیا گیا۔ پس اس مہینے میں ان کو ایک دن آگے تنخواہ ملی مگر چونکہ وہ بخار میں مبتلا ہو گئے۔ ۱۴ تاریخ کی صبح کو اُن کی طبیعت بحال ہوئی اُنہوں نے بوقت ساڑھے دس بجے ٹین کی صندوقچی بکس میں سے نکالی جس میں کہ چھ نوٹ تھے اُن نوٹوں کو ڈیسک کی میز پر رکھ کر وہ اور اُن کا فرزند دونوں حساب کتاب کرنے لگے پس کوئی پندرہ منٹ نہ گزرے ہونگے وہی شخص اُن کے مکان پر آیا جس کو انہوں نے تعظیم سے بٹھایا۔ اب وہ شخص بیمار پرسی کرنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ کل میں آپ کے مکان پر آیا تھا لیکن آپ کے فرزند نے اجازت نہ دی اور کہا کہ اس وقت بخار میں ہیں میں نے مناسب بھی نہ جانا کہ آپ کو تکلیف دوں۔ اسی اثنائے گفتگو میں پوچھنے لگا آپ میری دوائی لے آئے ہونگے جو میں نے بادی بواسیر کے لئے کہا تھا۔ اس پر اُنہوں نے جواب دیا وہ دوائی تو ملی نہیں۔ لیکن ہسپتال سے ایک اور دوائی لایا ہوں۔ اسے استعمال میں لائیں۔ جب مسٹر فلپ دوائی لانے کے لئے اُٹھے اُس شخص نے منع کر دیا میرے پاس بھی ایک دوائی ہے جو کہ اس مرض کے لئے بڑی فایدہ کرتی ہے اور خاص کر بخار والے کو دھواں اس کا دیا جاوے تو بہت پسینہ نکلتا ہے اور طبیعت بحال ہو جاتی ہے۔ اور میں اسی واسطے آپ کے لئے لایا ہوں اُس نے جلد جیب سے ایک شیشی نکالی جو کہ پانی سے بھری ہوئی تھی۔ اس پانی کے اندر گول لمبی ٹوٹی تھی۔ اس وہ پانی شیشی سے پھینک دیا۔ اور تازہ پانی منگوا کر ڈالا۔ اور ایک ذرا سا ٹکڑا زمین پر رکھ کر ماچس سے آگ لگائی جس سے کہ دھوآں نمودار ہوا۔ اور مسٹر فلپ کی طرف مخاطب ہوا کہ اس کا دھوآں لیویں لیکن انہوں نے دھوآں لینے سے انکار کیا۔ وہ شخص کہنے لگا ڈریں مت دوائی زہریلی نہیں ہے۔ دیکھو میں دھوواں لیتا ہوں۔ لیکن اس شخص نے ایسی چالاکی اور طرز سے منہ کو رکھا کہ دھواں مطلق نہ لگے اور اپنے کو ظاہر کر رہا تھا کہ میں دھواں لے رہا ہوں۔ اور اُن کو بھی دھوآں لینے کے لئے اصرار کرنے لگا۔ لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کیا اور جواب دیا مجھے دھوآں لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں اب تندرست ہوں۔ اس گفتگو میں اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میز پر سے نوٹ کو اٹھا لیا۔ اور سوال کرنے لگا کہ یہ آپ کی تنخواہ ہے؟ اور آپ کے صاحبزادے کو کیا ملتا ہے؟ اُس کے سوالوں پر جواب دیئے گئے چونکہ مسٹر فلپ کو اس کی باتوں سے کسی قسم کا شک نہ گزرا اس لئے وہ ان کو باتوں میں لگائے رہا اور اُدھر نوٹوں کو دھواں دیتا رہا۔ جب نوٹوں میں اچھی طرح سے دھواں سما گیا نوٹوں کو ان کے ہاتھ میں دیدیا۔ مسٹر فلپ نے نوٹوں کو گن کر میز پر رکھ دیا۔ تین چار منٹ نہ گزرے ہونگے اُس نے رخصت مانگی اور چلا گیا۔ وہ دونوں اپنے کام میں پھر مشغول ہو گئے بعد ختم ہونے کے نوٹوں کو صندوقچی میں رکھ دیا اور قریب چار بجے بکس میں سے صندوقچی نکالی۔ صندوقچی کھولنے پر نوٹوں کو جلے ہوئے راکھ پایا۔

C.A. 79	57988	Lahore Calcutta
C.A. 88	40437	Do.
C.B. 6	96365	Do.
C.B. 6	96366	Do.
C.B. 8	48342	Do.
C.A. 25	88977	Karachi Bombay

ہائے افسوس اس وقت اُن کے دلوں پر کیسا صدمہ نہ ہوا ہوگا یا خیالات نے پریشان نہ کیا ہوگا۔ ایک تو تنخواہ پر گزارہ موقوف دوسرے گھر میں بیماری اور کوئی آمدنی نہیں سوائے اس کے۔ ہائے ہائے کیسا سخت ظلم اور کیسی سخت تکلیف اُن بیچاروں پر اگر سوچا جائے تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ -



مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک مشنری جیسی طبیعت اور روح رکھتا ہے کیونکہ میں نے آج تک اپنی عمر میں کوئی ایسا شخص ریلوے میں سے نہ سنا نہ دیکھا کہ ایسا دیندار اور خدا پرست ہے۔ اور اپنے دنیاوی کام کے بعد اپنے باقی وقت کو خدا کے کام میں صرف کرنے کو تیار ہے یہ تو بات شروع ہی سے ہے کہ دیندار خدا پرست تکلیف پاتے رہتے ہیں جیسا کہ متی ۵ باب ۱۱-۱۲ آیت میں مرقوم ہے۔ ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دیندار لوگوں کو آگے بھی تکلیفیں تھیں اور خدا پرست ہمیشہ تکلیف اور ذلت اٹھاتے ہیں۔ لیکن وہ ان کا اجر بعد میں پاوینگے اس لئے ان کی تسلی کے لئے یہ آیت کافی ہے۔ جو کہ متی ۵ باب آیت ۴۔ مبارک وے جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پاوینگے۔ اس شخص نے ہم عیسائیوں کے لئے بڑا عمدہ نمونہ دیا کہ ہم دنیاوی کام کے بعد اپنا وقت خدا کے کام میں صرف کریں۔ گو کہ عیسائیوں کو تکلیفیں تو ہیں۔ لیکن ہمارا کام ہے برداشت کریں۔ اور اسی میں مسیح کی روح پائی جاتی ہے اور پبلک کے لئے ایک آگاہی ہے کہ وہ ایسے شخصوں سے جس نے کہ اس بے گناہ کو تکلیف دی۔ یہاں تک کہ جان لینے کو آمادہ ہو گیا خبردار اور ہوشیار رہیں۔ اور مشنری صاحبان اور خدا پرستوں کو لازم ہے کہ وہ اس وقت اس شخص کو مدد دیں۔ اور وے خدا سے اجر پائیں گے۔ تاکہ ان کا یہ تکلیف کا وقت کٹ جاوے۔ جیسا کہ مقدس عبرانیوں کے خط میں مرقوم ہے۔ کہ بن جانے فرشتوں کی مہمانی کی۔ اور ہمارا فرض اور لازمی ہے کہ مسیح کی خاطر ہم اپنے بھائیوں کو جو کہ کسی بہت سی تکلیف میں ہوں مدد کریں۔ لیکن اس شخص کے لئے ہم صرف اتنا کہتے ہیں۔ افسوس صد افسوس۔ توبہ کر اور گناہ سے بچ ورنہ تو ہلاکت کی راہ پر ہے۔

راقم جان رابرٹ مشن پشاور شہر

کھلی چٹھی

بنام

سوامی ورشنانند جی وجملہ آریہ صاحبان

پنجاب و ہندوستان

تسلیم۔ سوامی ورشنانند جی نے اپنے ۲۵ جولائی ۱۹۰۹ء کے دستی رقعہ پر تحریر کیا تھا کہ آپ کے جملہ اعتراضات کا جواب بذریعہ رسالہ سورج دیا جائیگا۔ اور اپنا پورا پتہ آپ نے راولپنڈی تحریر کیا تھا۔ بجہت انتظاری شاہ کوٹ سے ایک خط بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا بعد ازیں بذریعہ اخبار نور افشاں آریہ مسافر جالندھر کے کسی مضمون کا جواب دیتے ہوئے اشارۃً آپ کو جتلایا گیا لیکن آپ ایسے صم بکم ہوئے گویا خیال خفتہ اندو الامضمون آپ ہی کے لئے موضوع ہوا ہے۔

میں اس خاموشی سے آپ کا کوئی مطلب نہیں سمجھ سکا ۲۵ جولائی ۱۹۰۹ء سے پیشتر کی تحریری بات چیت جو میرے اور آپ کے درمیان ہوئی وہ بعینہ میرے پاس موجود ہے۔ میں اس کو درج اخبار کرانا چاہتا ہوں۔ لہذا اب تیسری دفعہ آپ کو و نیز دیگر آریہ سماجی صاحبان پنجاب و ہندوستان کو بذریعہ اس کھلی چٹھی مخاطب کرتا ہوں کہ براہ مہربانی میرے اعتراضات کا جواب دیکر بحث کا خاتمہ کریں ورنہ میں اس ادھورے مباحثہ کو درج اخبار کراؤنگا۔ پبلک خود نتیجہ نکالیگی۔

سوامی ورشنانند جی و دیگر آریہ صاحبان!

میں نے لالہ وزیر چند۔ لالہ منشی رام۔ پنڈت بھوجدت پانی پتی آریہ۔ سوم دیو۔ دھرم پال وغیرہ آریوں کو بارہا پکارا۔ سماجی گروہ میں ہل من معارض کا نعرہ بلند کیا تو بھی کسی سماجی میں اتنی جرات نہ ہوئی کہ ویدک دہرم کی خوبیوں کو سربازار ظاہر کرے۔ اب اوّل ہی سوالات کو ورشنانند و دیگر سماجی صاحبان کے روبرو پیش کرتا ہوں کہ براہ مہربانی ویدک دہرم کے عقاید کو ثابت کیجئے۔ سوالات ذیل ہیں۔

سوال ۱۔ روح و مادہ کی قدامت عقلی و نقلی دلایل سے ثابت کیجئے۔

۲۔ روح و مادہ کو قدیم مانتے ہوئے اور تناسخ کو سچ جانتے ہوئے روح و مادہ پر خدا کا تصرف اور وجہ تصرف بیان کیجئے۔

۳۔ روح و مادہ اور ان کے گن کرم سبھاؤ کو ازلی اور ابدی اور واجب الوجود مانتے ہوئے خدا اور اس کی ہستی اور صفات کاملہ کو ثابت کیجئے۔

۴۔ نیوگ اور زناکاری میں کیا فرق ہے۔

۵۔ جبکہ دیانند جی کتاب پیدائش پر اعتراضات کرتے ہوئے گوشت خوری کو جائز قرار دے چکے ہیں پھر گوشت کی مخالفت کرنا کیوں آریوں کا دین و ایمان ہے اگر ایسا ہی ہے تو گوشت خوری کو قوانین نیچر کے برخلاف ثابت کیجئے۔

یہ صرف پانچ اعتراضات تحریر کئے جاتے ہیں۔ ان کے جواب کے بعد کچھ اور لکھونگا یہی سوالات ہم نے سوامی ورشنانند پر مقام جہلم کئے تھے جب اخبار یا رسالہ میں جواب دیا جاوے وہ اس خاکسار کو ارسال کیا جاوے۔ شاہ کوٹ کے پتہ پر۔

آپ کا آریوں کا دلی خیر خواہ رحمت مسیح بشیر شاہ کوٹ۔

معزول سلطان عبد الحمید خاں کے جواہرات اور قیمتی سامان کو نیلام کرنا شروع کیا گیا ہے۔ نیلام کی فہرست میں سب سے پہلی چیز (۱۹۰) بیش قیمت جواہرات کے ہار ہیں جن میں پانچ ہزار چھوٹے بڑے قیمتی پتھر۔ زمرد۔ یاقوت اور الماس وغیرہ ہیں۔ (انقلاب)

انتخاب الاخبارات

گوشت خور پھول

برازیل میں سورج مکھی کی قسم کا ایک پھول ہوتا ہے جس کی خوراک کیڑے مکوڑے بھی ہوتے ہیں ۔ جب کوئی کیڑا اس پر جا کر بیٹھ جاتا ہے تو پھول فی الفور بند ہو جاتا ہے اور کیڑے کے جسم کا رس چوس لیتا ہے ۔ جب رس سے سیر ہو جاتا ہے تو خود بخود کھل جاتا ہے اور کیڑہ مردہ پایا جاتا ہے اور اس کا جسم بجائے کترا اور بالکل نچڑا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔

سرحد پر جہادی حملے

سرحد ہند پر جہادی حملے کا لفظ ہم نے اسلئے لکھا ہے کہ سرحدی سرکش پٹھان عموماً ہندوؤں ہی کو لوٹتے اور مارتے ہیں ۔ اور یہی مطلب لفظ جہاد کا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ سرحدی مسلمانوں نے ہندوؤں کے خلاف جہاد شروع کر رکھا ہے وہاں سے برابر ڈاکوؤں اور خونریزیوں کی خبریں آتی رہتی ہیں ۔ چند روز ہوئے کہ مقام بنگو میں پٹھانوں نے خوب لوٹ مار مچائی یہ لوگ مالدار ہندوؤں کو پکڑ کر لے جاتے ہیں ۔ اور جب تک معقول رقم نہیں لیتے اُن کو نہیں چھوڑتے ۔ چنانچہ حال میں بنوں کے تین مالدار ہندوؤں کو پٹھانوں نے گیارہ ہزار روپیہ نقد ان کے ورثا سے لیکر چھوڑا گویا سرحد کے ہندوؤں پر اسلامی حکومت کی طرح ایک قسم کا جزیہ قایم ہو گیا ہے ۔ لیکن کیا برٹش گورنمنٹ اپنی حکومت کے اندر ایسے ظالمانہ وجابرانہ دستور ہونے دیگی ؟ گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ بہت جلد سرحد کے بدمعاش وشریر لوگوں کی ایسی گوشمالی کرے کہ وہ پھر کبھی اس کی حکمرانی کی طرف رخ نہ کریں یا ہندوؤں کی شجاع وجنگجو قوم کو اجازت دیدے ۔ تا کہ وہ پٹھانوں کو ان شرارتوں کا اچھی طرح مزہ چکھا دیں پھر برٹش گورنمنٹ کو کبھی سرحد پر تکلیف اُٹھانے کی ضرورت تک نہ پڑیگی ۔

عورتیں ہل میں جوتی جاتی ہیں

کناڈا میں علاقہ سسکچوان میں مویشی کی جگہ ہل میں عورتیں جوتی جاتی ہیں ۔ بنی نوع انسان میں ان عورتوں کی مانند محنتی اور جفاکش قوم کوئی اور نہیں دیکھی گئی ۔ ایک درجن اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ عورتیں ایک ہل میں جوتی جاتی ہیں ۔ جو ہر روز کوئی ۵ ایکڑ زمین جوت لیتی ہیں ہل کو پیچھے سے ایک مرد پکڑے ہوتا ہے ۔ اور وہ عورتوں کی باگ اسی طرح موڑتا جاتا ہے جیسے کہ مویشی کی ۔

ہوا میں اڑنے کا ہندوستان میں پہلا تجربہ

انڈین آرمی کا ایک فوجی آفیسر آجکل بھوپال میں اڑنے کی ایک مشین بنا رہا ہے ۔ جب حضور وایسرے اپنے دورے کے دوران میں بھوپال پہونچیں گے تو ان کو بھوپال میں ہوا میں اُڑنے کا تماشا دکھایا جائیگا ۔ افیسر مذکور کو امید ہے کہ اس وقت تک وہ اس مشین کو مکمل کریگا ۔ اگر اس کل میں کسی قسم کا نقص نہیں ہوگا تو واقعی ہندوستان میں ہوا میں اُڑنے کا یہ پہلا تجربہ ہوگا

انگلستان کی بحری طاقت

گزشتہ دو تین سال میں جرمنی نے اپنی بحری طاقت بڑھانے کے واسطے جو کارروائیاں کی ہیں اس کے بالمقابل انگریزی بحری افسروں اور مجلس وزرا کے ممبروں نے جو کچھ کیا وہ ایک سربستہ راز تھا ۔ مگر اب ٹائمز کے نامہ نگار نے اس راز کی بابت لکھا ہے کہ یا تو یہ خبر کارروائی کے راز ہونے کی بالکل غلط تھی ۔ اور یا اس پر کوئی عمل نہیں کیا گیا تھا کیونکہ جرمن وزیر نے بحری مصارف کا تخمینہ پیش کرتے وقت کہا تھا کہ کرپ کے کارخانہ اتواپ سے سب جنگی سامان باآسانی میسر آسکتا ہے " اس کارخانہ کے مالک اس وقت تیس لاکھ پونڈ اس کی توسیع پر خرچ کرنے والے تھے اور وہ جرمنی کی بحری طاقت کے واسطے سب سے بڑی جہازی توپیں تیار کرنے کا ارادہ کر رہے تھے ۔ چنانچہ اس کارخانہ میں کاریگروں کی تعداد ۲۲ ہزار سے ایک لاکھ بڑھ گئی ہے ۔ یہ راز مسٹر مڈملورنے پارلیمنٹ انگلستان کو بتایا تھا اور اب مسٹر مالرنے پارلیمنٹ کو اوہر متوجہ کیا ہے ۔ مسٹر اسکوتھ وزیراعظم نے بیان کیا کہ دراصل یہ ترقی موسم سرما ۱۹۰۹ء ہی میں ہتی معلوم ہوگئی تھی ۔ جرمن کی یہ ترقی پہلے ہی خواص کے علم میں آجانے کے باوجود ۱۹۰۹ء میں عام ایجی ٹیشن (اظہار ناراضگی) ہونے پر پبلک کو عموماً معلوم ہوئی ۔ لہٰذا پبلک کو دو سال بیکاری کے گزرنے کا سخت افسوس ہے

ایک عجیب الخلقت لڑکی

چار پانچ روز کی بات ہے کہ بیلی بھیت محلہ بیگوراں میں ایک شخص کے ہاں ایک عجیب الخلقت لڑکی پیدا ہوئی ہے ۔ اُس کے چوتڑوں کے اوپر کی جانب ایک چہرہ نمودار ہے ۔ جو گوشت کا لوتھڑا سا ہے ۔ جس پر ناک منہ اور آنکھوں کے نشانات ہویدا نظر آتے ہیں ۔ بہت لوگ اس مخلوق کو دیکھنے آتے ہیں ۔ خدا کی قدرت کے عجیب کارخانے ہیں کوئی شخص اُس کی قدرت کے رازوں کی تہ تک پہونچ نہیں سکتا

جیل کی روٹی کھانے سے انکار

وزیراعظم برطانیہ کی تقریر میں بھی رکاوٹ پیدا کرنے پر پولس پر حملہ آور ہونے اور

عوام الناس پر پارلیمنٹ پتھر پھینکنے کے جرم میں جو ووٹ مانگنے والی چند انگریزی عورتیں ہفتہ گزشتہ میں جیل خانے بھیجی گئی تھیں اُنہوں نے وہاں جاکر روٹی کھانے سے قطعی انکار کیا۔ اس سے پیشتر چند عورتیں جو اس جرم میں جیل خانے بھیجی گئی تھیں۔ روٹی کھانے سے انکاری ہوئی تھیں اور آخر مجبوراً اُن کو رہا کرنا پڑا تھا۔ چونکہ پھر یہی طریق استعمال کیا گیا اور انگریزی عورتیں جیل کی روٹی کھانے سے قطعی انکاری ہیں اس لئے مسٹر کیر ہارڈی ممبر پارلیمنٹ نے وزیر انگلستان سے سوال کیا کہ ان عورتوں کے ساتھ جو روٹی نہیں کھاتیں کیا سلوک کیا جارہا ہے؟ جواب ملا کہ ان عورتوں کے پیٹ میں زبردستی خوراک داخل کی جاتی ہے مسٹر کیر ہارڈی نے کہا کہ یہ تو بہت خوفناک طریقہ ہے اس پر وزیر انگلستان نے جواب دیا کہ پھر آپ ہی بتایئے کہ کیا کیا جاوے؟

عجیب قسم کا اتحاد

انبالہ کے لالہ نہال چند میونسپل کمشنر بخار میں مبتلا تھے۔ بخار سے رہائی پاکر انہوں نے اظہار خوشی کے طور پر انبالہ کی انجمن اسلامیہ کو ۵۰ روپیہ دینے کا اقرار کیا ہے۔ اس پر تمام اخبارات مسرت فرمارہے ہیں اور لکھتے ہیں کہ اگر لالہ نہال چند کے ہمخیال دوسرے ہندو بھی ہوں تو ہندو مسلمانوں میں کبھی حسد و عداوت نہ ہو بلکہ ان کا سلسلہ اتحاد بہت مضبوط ہو جاوے۔ سچ ہے کانگریس عرصہ دراز سے اس کوشش میں رہی ہے کہ ہندو مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو پر مسلمان اب تک اتفاق پر مائل نظر نہیں آتے۔ لیکن اگر ہندوؤں کی انجمنوں کو چندہ دیں تو وہ بخوشی ہندوؤں کے ساتھ اتفاق کرنے کو تیار ہیں۔ یہ عجیب قسم کا اتفاق ہے کہ روپیہ دو تو اتفاق ہے ورنہ بے اتفاقی!

گھروں میں پتھر کا کوئلہ جلانا چاہیئے

چونکہ لکڑی بہت مہنگی ہوگئی ہے۔ اس لئے تحریک کی گئی ہے کہ لوگوں کو گھروں میں پتھر کا کوئلہ جلانا چاہیئے۔ کیونکہ عام چولہوں اور انگیٹھیوں میں جل تو سکتا ہے تاہم ایک ایسے چولہے کی ضرورت ہے جس میں کوئیلے کی مقدار دھوئیں کے بغیر جل سکے۔ اگر اس قسم کا کوئی سستا چولہا ایجاد ہو سکے تو پتھر کے کوئیلے کے استعمال میں کفایت ہوگی۔ اور لکڑی سے کوئلے میں کم خرچ پڑے گا۔ لاہور میں پتھر کا کوئلہ لکڑی کے نرخ پر دستیاب ہوتا ہے۔ مگر اس کی حرارت لکڑی کی آنچ سے تین گنا زیادہ ہے۔ لہٰذا خورد و نوش کی عام ضرورتوں کے لئے اسے استعمال کرنے میں کم خرچ ہوگا۔ اس لئے تجویز ہے کہ نمائش لاہور میں غذا پکانے کے لئے پتھر کے کوئلہ کا استعمال دکھلایا جائے۔ مزید براں پتھر کے کوئیلے کے واسطے موزوں چولہوں پر انعام عطا کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔ کلکتہ میں خانگی اغراض کے واسطے پتھر کا کوئلہ بکثرت جلایا جاتا ہے اور خیال ہے کہ اگر لاہور میں اسی طرح لکڑی کا نرخ روز بروز بڑھتا گیا تو کوئلہ ضرور جلانا پڑیگا۔

اتحاد قائم کرنے کی ایک عمدہ تجویز

ہمعصر ہندوستان رقمطراز ہے کہ صوبجات متحدہ کے لفٹنٹ گورنر سر جان ہیوٹ کے ایما سے لکھنؤ میں ایک مسلمان ایک ہندو اور ایک معزز یوروپین تین آدمیوں کی ایک کمیٹی اس غرض سے قائم ہوئی ہے کہ حاکم اور محکوم اقوام کے درمیان منافرت کے اسباب دور کئے جاویں اور ان میں میل جول اور ربط و ضبط کی ترقی کے اسباب پیدا کئے جاویں۔ یوروپین اور ہندوستانیوں کے مابین مخلص روابط کو ترقی دینے کی یہ تجویز مبارک ہے۔ بشرطیکہ معقول طریقہ سے اس کی عملی کوشش کی گئی۔

موروثی طوالت عمر

تھوڑے عرصے کا ذکر ہے کہ ملک فرانس کے ایک گاؤں میں ایک عورت کا انتقال ہوا جس کی عمر ایک سو دو سال کی تھی۔ اس کا باپ پورے ایک سو سال کا ہوکر مرا تھا۔ اس کے دادا دادی بھی سو سال کی عمر کو پہونچکر مرے تھے۔ اس عورت کا ایک چھوٹا بھائی ایک حادثے سے سوویں سال میں مرا۔ اس کے ایک سو پوتے اور پڑپوتے نواسے اور پڑنواسے ہیں۔ فرانس میں ایک قصبہ رانس نامی ہے وہاں کے باشندوں کی عمروں کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ ۱۸۰۱ء اور ۱۹۰۱ء کے درمیان ۴۴ مرد اور عورت مع جن کی عمروں کا اوسط نوّے سال نکلا ان میں سے دو سو سال سے اوپر تھے ایک ۱۰۳ برس کا اور دوسرا ۱۰۰ برس کا تھا۔

نوٹوں کے چلانے میں ہوشیاری

کانپور کے کرنسی آفس کے ایک نوجوان عارضی ملازم نے حال میں ایک نئے قسم کی جرم کی پاداش میں تین سال قید کی سخت سزا پائی ہے۔ اُس نے ایک ایسا کرنسی نوٹ بازار میں کامیابی کیساتھ چلایا تھا جو کہ ردی شدہ اور تلف کرنیکے قابل تھا۔ کرنسی آفس میں جو پرانے نوٹ واپس آتے ہیں۔ ان کی جگہ اس قسم کے نئے نوٹ استعمال کئے جاتے ہیں۔ ملازم مذکور نے کلرک کے دستخط کا موقعہ پاکر اس نوٹ کا روپیہ وصول کیا تھا۔ بعد کی خبر ہے کہ ایک نوٹ نہیں بلکہ دو نوٹ چلاکر ان کا روپیہ حاصل کیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ بنک بنگال کے چند خارج شدہ نوٹوں کو کاٹ چھانٹ کر اور جوڑ توڑ کر یہ نوٹ چالاکی سے بنائے کہ شاخ خزانہ کے لوگوں کو دھوکہ ہو لیکن بعد میں راز کھلنے پر سزا سخت پائی ہے۔ یہ جرم بالکل نئی قسم کا ہے۔

گلدستہ اخبار

گورنمنٹ بمبئی نے پوری بندر کے قریب ۳۰۰۰ مربع گز اراضی مفت حاجی سابو صدیق کے وصایت کو دی جانی منظور کر لی ہے اور اس جگہ ۳ لاکھ کے صرف سے مسلمان حاجیوں کے لئے مسافرخانہ تعمیر ہوگا۔ عمارت کا نقشہ مسرز جمیز اینڈ ترچلے بمبئی نے تیار کیا ہے۔

گورنمنٹ برہما نے ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں اسکول ماسٹروں کا فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ لڑکوں کو سگریٹ پینے سے باز رکھیں۔

جبلپور سے مسٹر خورشید جی سرانجی حساوالہ نے جو ۲۲ برس سے کوشش کر رہے ہیں کہ گوروں کے لئے گاؤ کشی بند ہو حضور وائسرائے کو درخواست بھیجی ہے کہ یورپین سپاہ کے لئے گائیں ذبح نہ ہوں اور ان کی جگہ پر آسٹریلیا کا جما ہوا بیف منگا کر دیا جاوے۔

فی الحال ایک آسٹرین نے ٹائپ رائٹر کی ایسی کل ایجاد کی ہے جو بالکل شور نہیں کرتی۔

انگریزی بیڑے کا سالانہ خرچ ۰۰۰۰۰۰ ۷ پونڈ ہے۔

کہتے ہیں کہ جزیرہ فجی میں تانبے۔ سونے اور چاندی کی کانیں دریافت ہوئیں ہیں۔

جب برن کی شاہی ٹکسال کی چمنیاں صاف کی گئیں تو ان میں سے ۲۰۰ پونڈ کا سونا دستیاب ہوا جو کالک کے ساتھ ملا ہوا تھا۔

حال میں نارتھمبرلینڈ کے ایک قصبے سلیک برن نامے کے ایک صاحب مسٹر رابرٹ ہالینڈ جو قریب ۱۱ برس سے بالکل اندھے ہو گئے تھے اور تمام ڈاکٹروں نے ان کو بینائی کے حق میں ناامید کر دیا تھا اتفاقاً جبکہ وہ اپنی میم صاحبہ کے ساتھ باہر سیر کے لئے جا رہے تھے معلوم کرنے لگے کہ ان کو کچھ تھوڑا تھوڑا نظر آنے لگا ہے اور لوٹتے وقت ان کی نظر بالکل صاف ہو گئی اور وہ بہت اچھی طرح سے دیکھنے لگ گئے۔ اور اب بالکل بینا ہو گئے۔ صاحب موصوف کی عمر ۸۰ برس کی ہے۔ قدرت کے کاموں میں کس کو دخل ہے۔

گذشتہ ہفتہ ناگپور میں پلیگ سے ۹۰۰ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ تمام اسکول اور کالج اس کے سبب سے بند ہیں۔

ریاست پٹیالہ میں سڈیشن کے متعلق بہت سے آریہ گرفتار کئے گئے ہیں جن میں بڑے بڑے معزز صاحبان بھی شامل ہیں۔ امید لائی گئی ہے کہ ان کے مقدمات جلد فیصل کئے جاوینگے۔

لوکل

خان بہادر خانصاحب محمد ظفر خانصاحب ڈپٹی تحصیلدار جو بڑے اعلیٰ خاندان اور نہایت ہی بارسوخ ہیں تحصیلدار لودیانہ مقرر ہوئے۔ بادا چترسنگ صاحب بدستور تحصیلدار رہ رہے ہیں۔

خواجہ عبدالمجید خاں صاحب بی۔ اے جو محکمہ بندوبست میں چند ماہ سے برائے ٹریننگ تشریف لائے ہوئے تھے ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر مہتمم خزانہ مقرر ہوئے ہیں۔ جناب نے ۱۸ ماہ حال کو کام شروع فرمایا۔ خواجہ صاحب بڑے بیدار مغز اور خلق مجسم ہیں۔ خدا عرصہ دراز تک ایسے نیک نیت افسر کو ضلع لودیانہ میں برسر حکومت رکھے۔

مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب چاوا اسٹیشن سے بسواری موٹرکار لودیانہ اسٹیشن پر رونق افروز ہوئے اور وہاں سے لیڈی صاحبہ کو ہمراہ لیکر سرلوئس ٹوپن ڈیونگ سکول فورٹ لودیانہ کو تشریف لے گئے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ہمراہ تھے۔ قلعہ میں پہلے ہی سے پادری صاحبان۔ افسران و رئیسان و وکلا میونسپل کمشنران وغیرہ حاضر تھے۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے افسران و رئیسان وغیرہ وغیرہ کو ہز آنر کے پیش کیا۔

ہز آنر نے بہمراہی جناب یوینگ صاحب ہیڈ سالویشن آرمی ڈیونگ سکول کا معائنہ کیا اور پھر اسٹیشن کو تشریف لیگئے۔ ماسٹر رادہا کشن

اطلاع

سینڈ کے ممبروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پریسبٹیرین کلیسیائے ہند کی سینڈ کا اجلاس بمقام لاہور پریسبٹیرین کلیسیا کے گرجا گھر واقع نولکھا میں ۱۷ ماہ نومبر ۱۹۰۹ء کو منعقد ہوگا۔ سب کو جو اس میٹنگ میں شامل ہونیکا ارادہ رکھتے ہیں چاہئے کہ وہ مہربانی سے اپنے نام نامی جناب پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے مقیم لاہور کو لکھکر بھیجیں تاکہ ضروری بندوبست رہائش وغیرہ کا کیا جاوے۔ اُن کا پتہ مشن کمپونڈ نولکھا ہے۔

المشتہر پادری ایف۔ بی۔ ملسکی سٹیڈ کلارک سینڈ پنجاب

ضرورت

ہوشیارپور گرلز آرفنیج میں مندرجہ ذیل کارندوں کی ضرورت ہے (۱) ایک استانی انٹرنس پاس شدہ اور جو کہ تو اسکول کے کام اور انتظام میں تجربہ کار (۲) دو استانی مڈل پاس شدہ (۳) ایک میٹرن۔

درخواستیں بمعہ نقل سارٹیفکٹ پادری صاحب ذیل کے پاس بھیجی جاویں اور ان سے تنخواہ اور الاؤنس کی بابت دریافت کیا جاوے۔

المشتہر پادری کے سی چٹرجی ڈی ڈی ہوشیارپور

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک — ۲ روپیہ
ہندوستان پنجاب معہ محصول ڈاک — ۲ روپیہ ۸ آنہ
غیر ملک سے — ۵ روپیہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی۔

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی

بنائی ہوئی

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا چھبیس برسوں سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور ہر قسم کے علاج کر کے تھک گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ منگوا کر ضرور آزمائش کیجئے اس دوا میں چند فایدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کے کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے اس کے چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آزار بند ہوجاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے اور اسکی خرابیوں کو رفع کرتی ہے اور تلی کو گلاتی ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱۴ر محصولڈاک ۱ تا ۲ شیشی ۹ر قیمت چھوٹی شیشی ۸ر محصولڈاک ۱ تا ۲ شیشی ۸ر

داد کا مجرب مرہم

ایک دفعہ کے لگانے سے کھجلی بھی ہوجاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایک دم اچھا ہوجاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ڈبیہ تک ۸ر پوری فہرست دواخانہ کی مفت ملتی ہے۔

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵-۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۷ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔

رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو انگریزی) میں منیجر ڈاکٹر پادری جے سی آر ایونگ ایم-اے فورمین کالج لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا پوڈر (سفوف) جوکہ انگریزی و یونانی ادویہ کا مرکب ہے پُرانے بخار و کھانسی کو جس کو ڈاکٹروں اور حکیموں نے تپ دق قرار دیا ہو ہمارے تجربہ میں از حد فایدہ مند ثابت ہوئی ہے سینکڑوں دوائیوں کا تجربہ کیا۔ مگر اس سے زیادہ مفید کسی کو نہ پایا۔ جہاں آپ نے انگریزی کمسچرس اور پیٹنٹ ادویہ اسکاٹ املشن- پیٹرولیم املشن- ٹیرول گریالٹ سرپ- ماریول پلز- لنگ لائیڈس پلز وغیرہ- اور یونانی ادویہ عرق خمیرہ قرص کافور- وطباشیر اور کشتہ ابرق وہڑتال وغیرہ استعمال کرنے سے فایدہ نہ اٹھایا ہو ہماری ایجاد کردہ دوا کو بھی استعمال کر کے تجربہ فرمائیں خدا کے فضل سے فایدہ یقیناً ہوگا۔ اس دوا سے بھوک لگتی ہے اور جسم میں بہت طاقت پیدا ہوتی ہے مرض آہستہ آہستہ دور ہوجاتا ہے پندرہ روز کی دوا قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

ہیلتھ ریسٹورر پوڈر۔ یہ دوا مندرجہ ذیل امراض کو از حد فایدہ مند ہے ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہیے پھر ڈاکٹر اور حکیم کی بہت کم ضرورت ہوگی۔ تاپ تلی۔ جلودھر۔ بادگولہ بدہضمی۔ پیٹ میں ہوا کا بھرنا۔ کم بھوک۔ دودھ کا ہضم نہ ہونا۔ درد گردہ و دیگر دردِ شکم۔ درد سر پرانہ۔ درد جوڑ ہر قسم پُرانے دست و پیچش۔ ہیضہ وغیرہ- ۲ اونس کی شیشی قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

ٹانک پلز۔ یہ گولیاں انگریزی و یونانی نہایت ہی مقوی پُر تاثیر ادویہ سے تیار کی ہیں۔ از حد طاقت پیدا کرتی ہیں۔ ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہیں قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ

دوائی بواسیر۔ یہ دوا بواسیر خونی و بادی کو جڑ سے دور کرتی ہے دوبارہ نہیں ہوتی ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

پتہ۔ این۔ ہتھائیس (فیزیشن) پروپرائیٹر یونانی میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	ععہ
پورا کالم	عہ	ععہ	مہ
پورا صفحہ	مہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ بار چھپنے کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ

اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں لعہ ۳ یا زیادہ صہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں چن رکشا گردکوں کرسیم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی کاریگری کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعنہ ۵ سے ۱ سے ۹ تک کرکوں لعہ

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

ان سے بڑھکر اور معتبر شہادت کیا ہو سکتی ہے





مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونی ورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی کبھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۲ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے ✤

المشتہر
پروفیسر میا سنگھ آنکھوں والے
مقام
بٹالہ ضلع گورداسپور

ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ہم سے کم سرمہ کی سندات پیش کرے تو ہم ہزار روپیہ انعام دینگے جو لاہور پنجاب بنک میں جمع ہے ۱۹۰۹ء

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و مینجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائی براون چھپا اور شایع ہوا۔